



صوفی علامہ مصطفیٰ انیسیم



دیباچہ

ایسی ہلکی ٹھیکلی کتاب پر جو چھوٹے بچوں کے لئے لکھی گئی ہے، دیباچے کا بوجھ نہ پڑنا چاہیے تھا۔ لیکن بچوں کے ساتھ قدرت نے والدین کی اور انسان نے استاد کی سطح بھی لگا رکھی ہے۔ صوفی تقسیم کو جو مصنف کتاب ہونے کے علاوہ والدین بھی ہیں اور استاد بھی، یہ گوارا نہ ہوا کہ بچوں کو تو بہلایا جائے اور والدین اور استادوں کی پروا نہ کی جائے۔ اس لئے قرار پایا کہ وہ بچوں کو نظمیں سنائیں اور میں والدین وغیرہ کو باتوں میں لگائے رکھوں۔

بچوں کا بہلانا سہل ہے، بڑوں کا بہلانا سہل نہیں۔ بچوں نے تو یہ بڑھا کہ "چھچھو چھچھو چا چا" گھڑی پر چوہا نا چا۔ اور غرض ہوئے۔ بڑے کہیں گے۔ چھچھو ہم نے تو کسی لغت میں دیکھا نہیں۔ اور اگر چا چا سے مراد چچا ہے، تو یہ شائستہ لوگوں کی زبان نہیں۔ اور یہ جو گھڑی پر چوہا نا چا تو آخر کیوں؟ اور بہر حال اس تک بندی کا نتیجہ کیا؟ اس سے بچوں کو کون سا سبق حاصل ہوا؟

یہ سب سوال نہایت ہی ذمہ دارانہ سوال ہیں۔ بالفاظ دیگر ان لوگوں کے سوال ہیں جو اپنا بچپن بھلا بیٹھے ہیں۔ یا جو یہ تہیہ کئے بیٹھے ہیں کہ جن باتوں سے ان کا بچپن رنگین ہوا تھا وہ اس دنیا میں اب نہ دہرائی جھائیں گی۔ ٹھیک

ملانا بے فائدہ بات ہے۔ بوجھوں مارنا چاہئے۔ خدا کا شکر ہے، صوفی تقسیم کو ایک ایسی دانائی عطا ہوئی ہے کہ وہ نادانی کی لذت سے ابھی محروم نہیں ہوئے۔ وہ جانتے ہیں کہ بچوں کا ذہن وہ عجیب و غریب دنیا ہے جس میں پڑوں پر ناگ ناچتے ہیں اور بلیاں پر کھاتی ہیں اور ٹر ٹر موڑ۔ چم چم چم چم چم میں آہنگ اور لے کی وہ تمام لذتیں سما جاتی ہیں جو بڑے ہو کر تان کسین کی کرامات سے بھی حاصل نہیں ہوتیں۔ یہ وہ دنیا ہے جس میں گڑباز اور جانور اور پرندے اور انسان سب ایک دوسرے کے دوست ہیں اور ایک دوسرے کے دکھ سکھ میں شریک رہتے ہیں۔ گویا سب مخلوق ایک ہی خدا کی مخلوق ہوتی ہے۔ بڑے ہو کر ذہن انسانی ہزار فلسفیانہ کشمکش اور خیال آفرینی کے بعد بھی مشکل سے اس سطح پر پہنچا ہے۔

اس لئے قابل رشک ہیں صوفی تقسیم کہ بلا تکلف اس رنگین دنیا میں چھپا رہے ہیں۔ سب جانتے ہیں کہ صوفی تقسیم ایک خوش ذوق سخن سننے اور سخن گو ہیں اردو فارسی غزل استادانہ کہتے ہیں اور جذبے اور ادا کی باریکیوں کو خوب سمجھتے ہیں۔ یہ مجموعہ ان کی شاعری میں انوار کا دن ہے۔ اوریوں انوار منانے میں انہوں نے بڑے بڑے اساتذہ کا تتبع کیا ہے۔ لیکن یہ نہ سمجھے کہ اس دن وہ بالکل ہی خالی الذہن ہو کر بیٹھتے ہیں اور جو منہ میں آئے کلمہ ڈالتے ہیں۔ غور سے دیکھئے تو معلوم ہوگا کہ یہ کام قافیے اور وزن اور آہنگ اور الفاظ کی

نراکتوں پر قادر ہوئے بغیر ملن نہ تھا۔ اس لئے صوفی تقسیم کی پختہ کاری اور طباعی کے شواہد اس میں جا بجا اس کو نظر آئیں گے۔ ایسے کلام کا درجہ مہمل منتفع کا درجہ ہے۔ جیسے سہل منتفع سہل نہیں ہوتا اسی طرح مہمل منتفع بھی مہمل نہیں ہوتا۔

دعا ہے کہ صوفی تقسیم کا یہ بچپن ہمیشہ قائم رہے! اور ان کے قدردان ہمیشہ انہیں یہ کہنے کے قابل ہوں کہ

چہل سال عمر عزیزت گزشت
مراج تو از حال طفلی نہ گشت

”پطرس“

دہلی۔ ۵ جون ۱۹۴۶ء



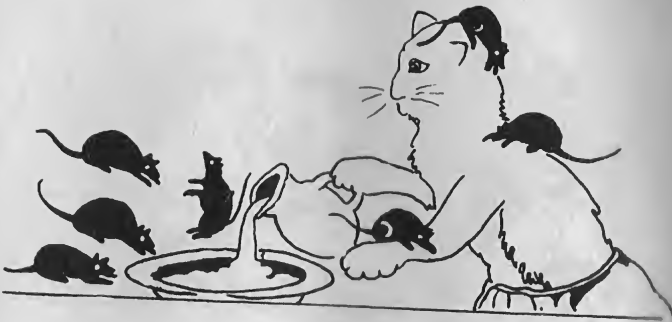
گنتی

ایک دو تین چار
او مل کر بیٹھیں یار

پانچ چھ سات
سنو ہماری بات



آٹھ نو دس
بات ہماری بس



بلی

دنیا کے رنگ نرا لے
بلی نے چوہے پالے
چوہوں نے دھوم مچائی
بلی کی شامت آئی



ایسے کوتیسا

ایسے کو تیسا
تم میرا لڈو لوگے
میں تمہارا پیسا
ایسے کو تیسا



ٹر ٹر

کرے ٹر ٹر ، کرے ٹر ٹر
تری لاری ، تری موٹر
چلے چھم چھم ، چلے چھم چھم
مرا گھوڑا ، مری ٹم ٹم



منے رولے

ہولے ہولے ہولے ہولے منے رولے

جیسے چڑیا گانا گائے

جیسے مینا راگ سنائے

جیسے بیل بولے



رولے منے رولے

ابا کو آواز نہ آئے

امی بھی سننے نہ پائے

گڑیا آنکھ نہ کھولے

ہولے ہولے ہولے

جتنا چاہے رولے



پانچ چوہے

پانچ چوہے گھر سے نکلے
کرنے چلے شکار
ایک چوہا رہ گیا پیچھے
باقی رہ گئے چار

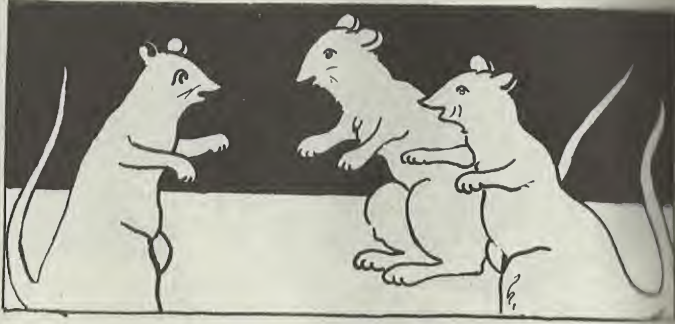


کھاؤ

انڈا روٹی دہی پنیر
شکر مکھن کھجڑی کھیر
تم بھی لاؤ میں بھی لاؤں
تم بھی کھاؤ میں بھی کھاؤں



چار چوہے جوش میں آ کر
لگے بجانے بین
اک چوہے کو آئی کھانسی
باقی رہ گئے تین



تین چوہے ڈر کر بولے
گھر کو بھاگ چلو
اک چوہے نے بات نہ مانی
باقی رہ گئے دو



دو چوہے پھر مل کر بیٹھے
دونوں ہی تھے نیک
اک چوہے کو کھا گئی بلی
باقی رہ گیا ایک



اک چوہا جو رہ گیا باقی
کر لی اس نے شادی
بیوی اس کو بلی لڑا کا
یوں ہوئی بربادی



راجا رانی

آؤ بچو سنو کہانی

ایک تھا راجا
ایک تھی رانی



پتے کی بات

آؤ آؤ تمہیں سناؤں

یارو ایک پتے کی بات
رات نہ ہو تو ہوگا دن
دن نہ ہو تو ہوگی رات



راجا گانا گاتا جائے

نوکر شور مچاتا جائے
طوطا حلوہ کھاتا جائے



راجا بیٹھا بین بجائے
رانی بیٹھی گانا گائے
طوطا بیٹھا چونچ ہلائے

نوکر لے کر حلوہ آیا
طوطے کا بھی جی لپچایا



تیری چڑیا کی اک دم

میری مینا کے دو پر

ایک ادھر اور ایک اُدھر

تیری چڑیا شور مچائے

میری مینا گانا گائے



گریا

عذرا کی گریا سوئی ہوئی ہے

گھنٹی بجائو
اس کو جگاؤ



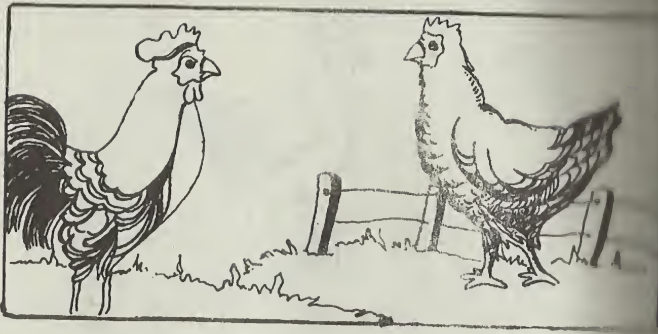
توبہ ہے میری میں نہ جگاؤں

وہ رو پڑے گی
مجھ سے لڑے گی



پچھوں

پچھوں پچھوں چاچا
گھڑی پہ چوہا ناچا
گھڑی نے ایک بجایا
چوہا نیچے آیا



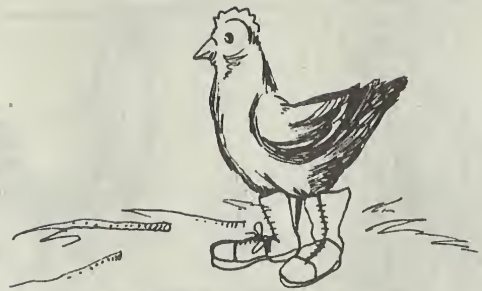
انڈا

مرغی میں نے انڈا دیا
مرغی تو نے خوب کیا
انڈے اتنے چنگے ہیں
پاؤں میرے ننکے ہیں



سانپ کی دم

سانپ کی دم مروڑ دو
چلائے تو چھوڑ دو
ایک دو، ایک دو



کیسی باتیں کرتی ہو ؟
اندھے بیچو جوتا لو



پھونٹی کا سر پھوڑ دو
چلائے تو چھوڑ دو
ایک دو، ایک دو



شریا کی گڑیا
شریا کی گڑیا نہانے لگی
نہانے لگی ڈوب جانے لگی
بڑی شکلوں سے بچایا اُسے
کنارے پر میں کھینچ لایا اُسے

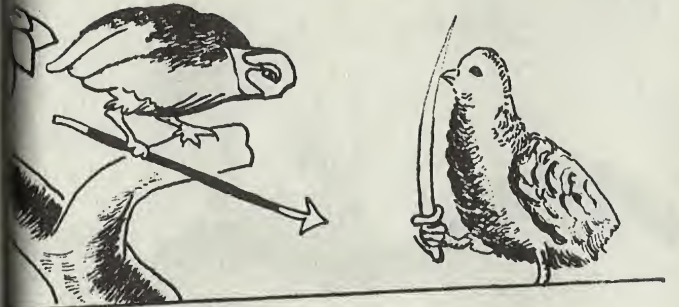


ناگ کے اوپر پیڑ
 پیڑ کے نیچے بھیڑ
 بھیڑ کے سر پر مور
 مور مچائے شور



نرالا شہر

ایک نرالا شہر
 شہر کے اندر نہر
 نہر کے بیچ میں آگ
 آگ میں کالا ناگ



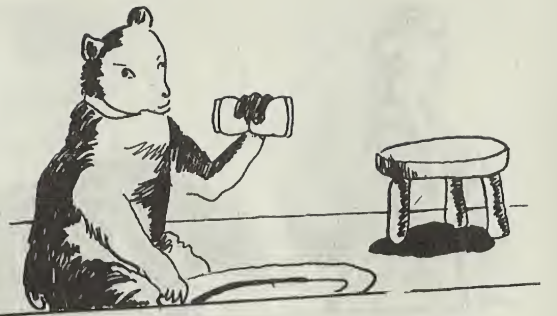
دونوں شیر

ایک تھا تیترا، ایک بٹیر
لڑنے میں تھے دونوں شیر
لڑتے لڑتے ہو گئی گم
ایک کی چونچ اور ایک کی دم

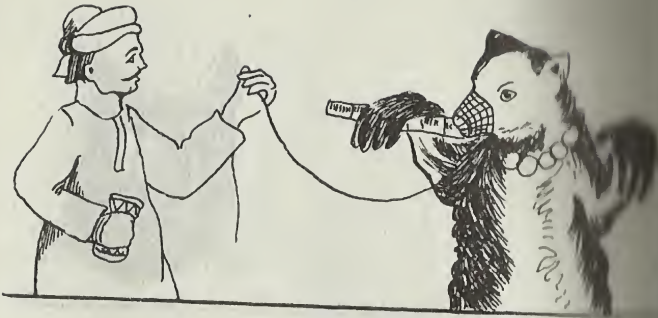


کالا ریکھ

ریکھ نچانے والا آیا ریکھ نچانے والا
پاؤں بھی کالے، ہاتھ بھی کالے
منہ بھی اس کا کالا
ریکھ نچانے والا آیا ریکھ نچانے والا



جنگل سے اک رتچھ کا بچہ
 لے کر شہر کو آیا
 گھر میں اُس کو ناچ سکھایا
 گھر میں اس کو پالا
 رتچھ نچانے والا آیا
 رتچھ نچانے والا



منہ پر اُس کے پیٹی باندھی
 ناک میں ڈالی ڈوری
 پاؤں میں اُس کے گھنگھرو ڈالے
 گلے میں اُس کے مالا
 رتچھ نچانے والا آیا
 رتچھ نچانے والا



ٹمک ٹالا

ٹمک ٹالا ٹمک ٹالا
بلی کا منہ ہو گیا کالا

مرغی بولی

غوں غوں غوں



چوزہ بولا

چوں چوں چوں

مرغا بولا

لکڑوں کوں



کھیرا

مُنّے نے کھیرا، چاقو سے چیرا
 مُنّے کی بہنیں
 مُنّے کے بھائی
 مُنّے کی خالہ، مُنّے کی تائی



مُنّے کا نوکر
 مُنّے کا نائی
 ہر ایک آیا
 یوں غل مچایا
 مُنّے نے کھیرا
 چاقو سے چیرا



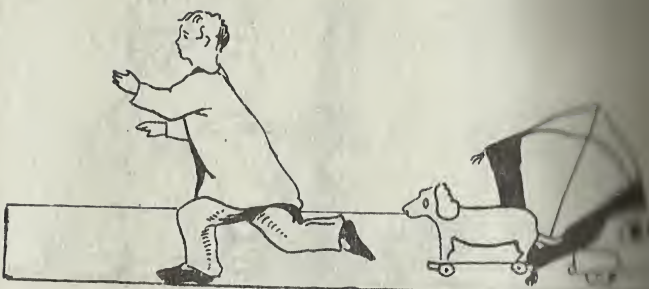
نہر میں آگ

نہر میں اک دن
لگ گئی آگ
پھوں پھوں کرتا
نکلا ناگ

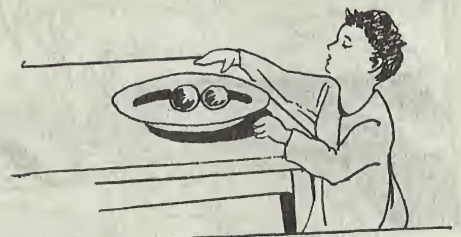


طوطا بولا

ٹہیں ٹہیں ٹہیں
کوّا بولا
کئیں کئیں کئیں
بکری بولی
ہیں ہیں ہیں



اک لڈو مٹے نے کھایا
 دوسرا مٹا دوڑا آیا
 آہا آہا
 ہو ہو ہو
 لڈو ایک
 اور مٹے دو



مٹا اور لڈو
 آہا آہا
 ہو ہو ہو
 مٹا ایک
 اور لڈو دو



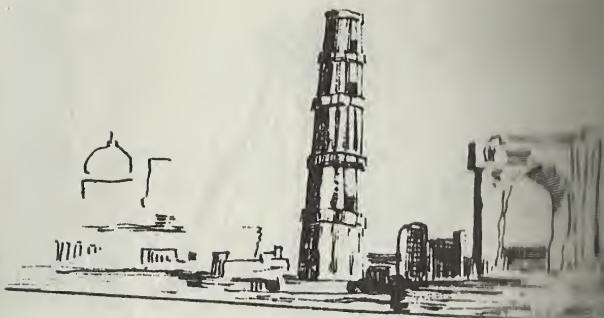
ایک دو

ایک دو

میری بات سنو

تین چار

چنے مسالے دار



پانچ چھ
تم نے کھائے تھے

سات آٹھ
قطب صاحب کی لاٹھ

نو دس
آم کا میٹھا رس



مُنّے کی ماں

مُنّے کی ماں نے

انڈا اُبالا

ہنڈیا میں ڈالا



دو منٹ گزرے

ڈھکنا اٹھایا

انڈا نہ پایا

چمچہ تھا ٹیڑھا

اونڈھی تھی تھالی

ہنڈیا تھی خالی



قِسمت تھی کھوٹی
 روکھی تھی روٹی
 گھر میں کسی نے
 روٹی نہ کھائی
 مُنّے کے اندے
 تیری دہائی



مُنّے کی خالہ
 مُنّے کی اماں
 مُنّے کے بھائی
 جی بھر کے روئے
 بھوکے ہی سوئے

بندرا اور بندریا

بندریا نے ٹھکرا پہنا

بندرا نے شلووار

بن ٹخن کر جب گھر سے نکلے

ہو گئی تکرار

بندریا نے چھری اٹھائی

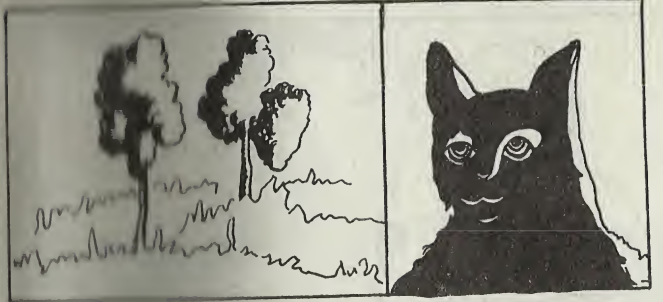
بندرا نے تلووار

لڑتے لڑتے ہو گئے گھامل

کوئی نہ مانا بار

شریر لڑکا

ایک تھا لڑکا بڑا شریر
نام تھا اس کا نور نذیر
اک دن اس کا جی لپٹایا
گھاؤں سے چل کر شہر کو آیا
شہر میں آ کر اس نے دیکھا
وہاں کا پیسا۔ گھاؤں جیسا
وہاں کا کھمبا۔ ویسا ہی لمبا
وہاں کی روٹی ویسی ہی چھوٹی
وہاں کا ڈھول ویسا ہی گول



وہاں کی بٹی ویسی ہی کالی
 موٹی موٹی آنکھوں والی
 ویسے پودے، ویسے پٹ
 ویسی بکری، ویسی بھیڑ
 دل میں سوچا اور پچھتایا
 دوڑا دوڑا گھر کو آیا



خوابچے والا

مُنا خوابچے والے خوابچے لا
 خوابچے لا

خوابچے والا مُنّے مجھ کو دام دکھا
 دام دکھا



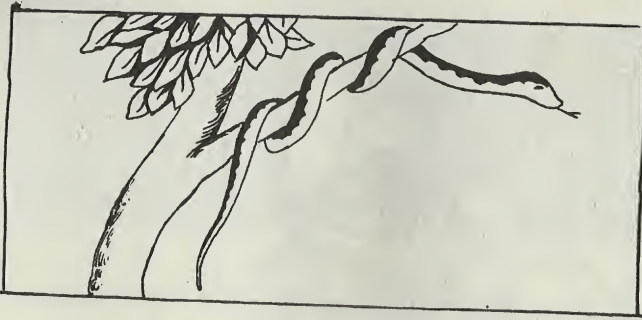
مَنّا پہلے میں دیکھوں تو ذرا
لڈو تیرے کیسے ہیں؟
کیسے ہیں؟

اچھے ہیں تو لے لوں گا
جیب میں میرے پیسے ہیں
پیسے ہیں



خوآنچے والا لے لے پھر جھگڑا ہے کیا
سامنے تیرے رکھے ہیں
رکھے ہیں

پہلے بھی تو لیتا ہے
پہلے بھی تو نے چکھے ہیں
چکھے ہیں



مُنا

چمچہ لمبا ، تھالی گول
بندرے کر آیا ڈھول
پیڑ پہ ناچا کالا ناگ
چوہا گاتا آیا راگ



مُنا میں نہ لوں گا ہوں ہوں ہوں

یہ لڈو تو چھوٹے ہیں
چھوٹے ہیں

خوائے والا میں بھی پھراک بات کہوں
پیسے تیرے کھوٹے ہیں
کھوٹے ہیں



ٹوٹ بٹوٹ

ایک تھا لڑکا ٹوٹ بٹوٹ

باپ تھا اُس کا میر سلوٹ

پیتا تھا وہ سوڈا واٹر

کھاتا تھا بادام اخروٹ

ایک تھا لڑکا ٹوٹ بٹوٹ



چاند پہ جا کر کودا شیر
بلی کھا گئی سارے بیر

چچہ تھالی لے گیا ساتھ
مُٹا رہ گیا خالی ہاتھ



آنکھیں اُس کی موٹی موٹی
 ٹانگیں اُس کی چھوٹی چھوٹی
 نیچے پہنے صرف لنگوٹی
 اوپر پہنے اور کوٹ
 ایک تھا لڑکا ٹوٹ بٹوٹ



گھمٹن لٹو نام تھا اُس کا
 گھومتے رہنا کام تھا اُس کا
 صبح کو ہوتا کلکتے میں
 شام کو ہوتا چڑیا کوٹ
 ایک تھا لڑکا ٹوٹ بٹوٹ



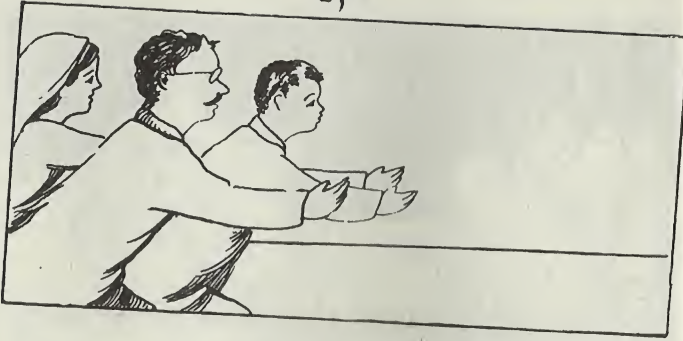
ہر اک اس کی چیز ادھوری
 کبھی نہ کرتا بات وہ پوری
 ہنڈیا کو کہتا تھا ہنڈی
 لوٹے کو کہتا تھا لوٹ
 ایک تھا لڑکا ٹوٹ بٹوٹ



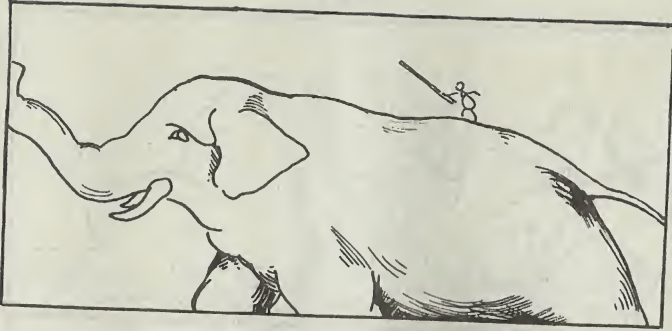
امی بولی بیٹا آؤ
 شہر سے جا کر لڈو لاؤ
 سنتے ہی وہ لے کر نکلا
 جیب میں ایک روپے کا نوٹ
 ایک تھا لڑکا ٹوٹ بٹوٹ



اتنا اس کا جی لپچایا
 رستے ہی میں کھاتا آیا
 کھاتے کھاتے آئی ہچکی
 دانت میں اس کے لگ گئی چوٹ
 ایک تھا لڑکا ٹوٹ بھوٹ



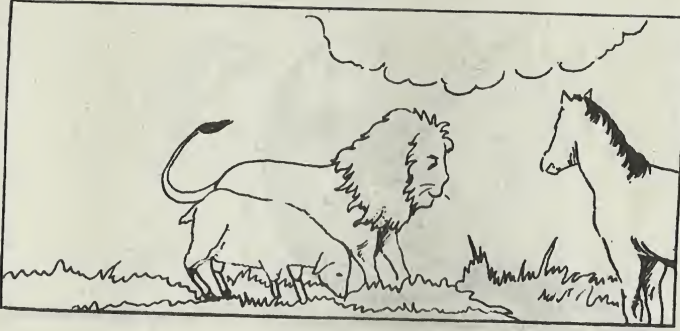
بھائی اُسے اُٹھانے آیا
 بابا گلے لگانے آیا
 امی اس کی روتی آئی
 ہائے میرا ٹوٹ بھوٹ
 ہائے میرا ٹوٹ بھوٹ
 ایک تھا لڑکا ٹوٹ بھوٹ



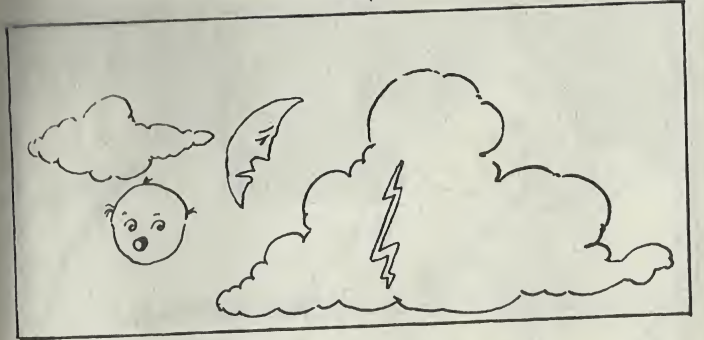
سنوگپ شپ، سنوگپ شپ
 ناؤ میں ندی ڈوب چلی
 ہاتھی کو چیونٹی نے پیٹا
 مینڈک شور مچائے
 اونٹ نے آکر ڈھول بجایا
 مچھلی گانا گائے



گپ شپ
 بلی کو سمجھانے آئے
 چوہے کئی ہزار
 بلی نے اک بات نہ مانی
 روئے زار و زار



سنوگپ شپ، سنوگپ شپ
 ناؤ میں ندی ڈوب چلی
 شیر اور بکری مل کر بیٹھے
 گھوڑا گھاس نہ کھائے
 تینوں اپنی ضد کے پورے
 کون کسے سمجھائے

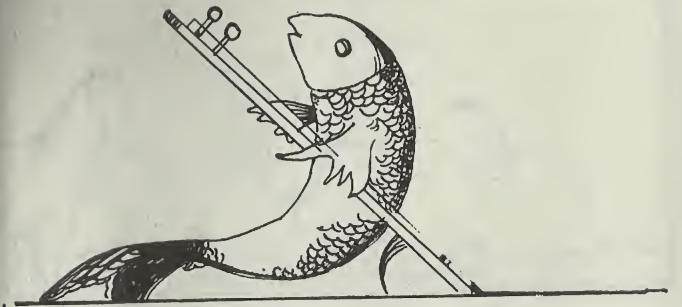


سنوگپ شپ، سنوگپ شپ
 ناؤ میں ندی ڈوب چلی
 آدھی رات کو چاند اور سورج
 بادل کے گھر آئے
 بجلی نے دروازہ کھولا
 دونوں ہی گھبرائے



پہیلی

دیکھا ہم نے ایک پرندہ
 کچھ پیلا کچھ سبز اور لال
 پیٹ میں اُس کے ایک ہی ہڈی
 کھال کے نیچے اس کے بال



سنوگپ شپ، سنوگپ شپ
 ناؤ میں ندی ڈوب چلی



پہیلی

دیکھا ایک نیا حیوان
 دبلا پتلا اور بے جان
 پیٹھ کے اندر اس کی دم
 دو پاؤں ہیں اور چھ سُم



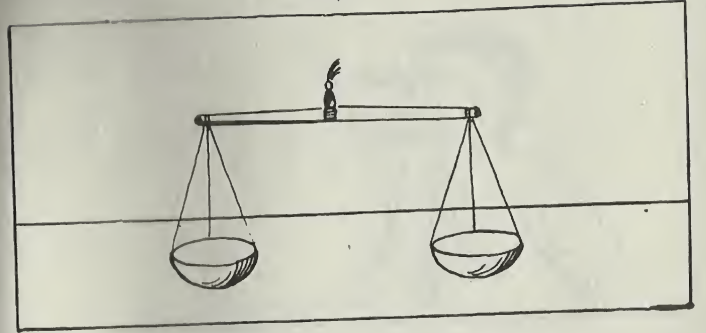
خون ہے اُس کا میٹھا میٹھا
 کڑوی کڑوی اُس کی کھال

(آم)



پہیلی

کال کلوٹا ، کال کلوٹا
 چھوٹا چھوٹا ، موٹا موٹا
 چکنا چکنا ، گیلا گیلا
 اندر سے کچھ پیلا پیلا



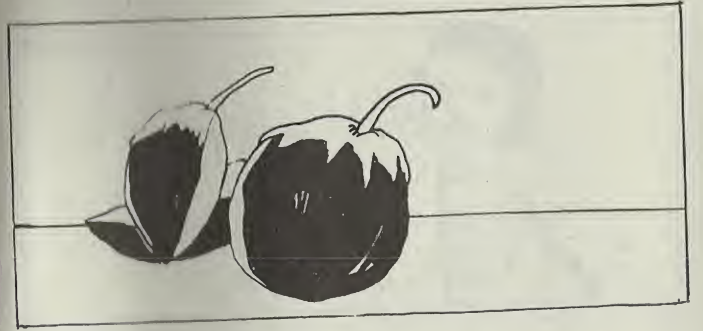
یونہی اُس کا نام نہ بول
 پہلے میری بات کو تول

(ترازو)



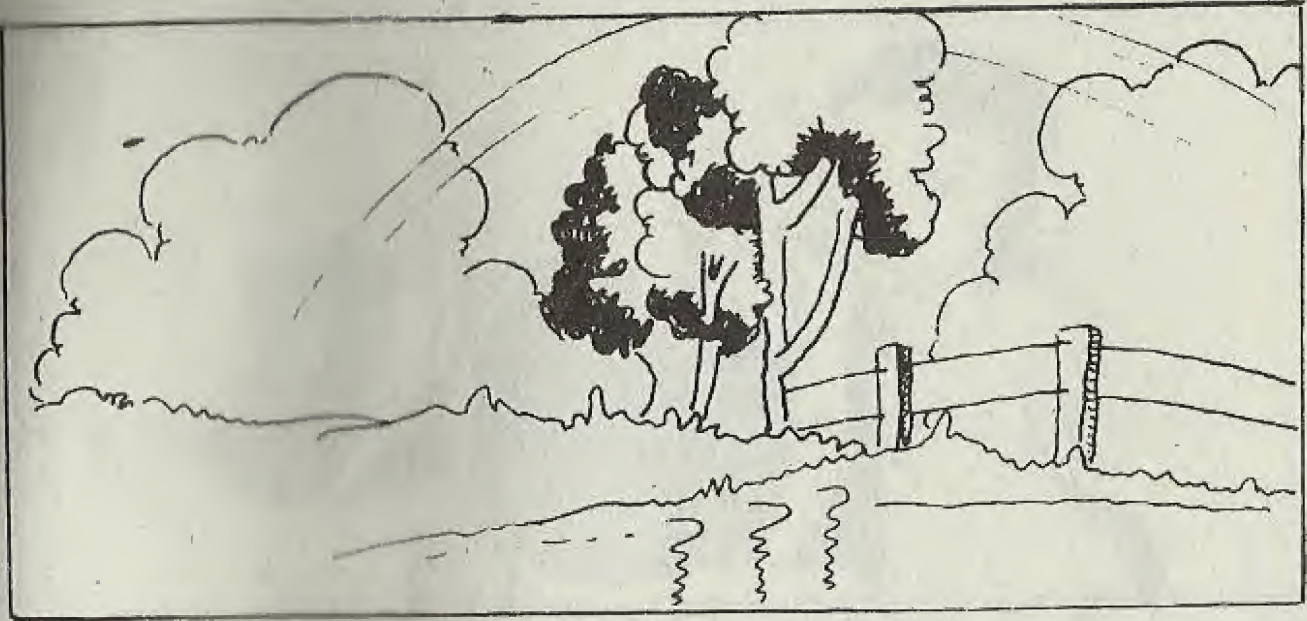
پیلی

اک پری ہے رنگ زنگیلی سی
کچھ سبز سی ہے کچھ نیلی سی
کچھ لال سی ہے کچھ پیلی سی



ہری ہری سی اُس کی چوٹی
ہلکی ہلکی ، چھوٹی چھوٹی
چیریں اور پکائیں اُس کو
لوگ مزے سے کھائیں اُس کو

(بٹینگ)



بارش میں نہا کر آتی ہے
 آتی ہے رنگ جمانی ہے
 پھر پل بھر میں چھپ جاتی ہے
 بوجھو تو اُس کا نام ہے کیا ؟
 دنیا میں اُس کا کام ہے کیا ؟

(قوس قزح)

مطبوعہ فیروز سنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ لاہور۔ باہتمام ظہیر سلام پرنٹر و پبلشر